شاھد حسین رزاقی

تاثرات

دوسری عالمی جنگ کے بعد کئی ملکوں کے مسلمانوں نے آزادی حاصل کر لی ہے اور آزاد مسلم ممالک کی تعداد میں قابلِ لحاظ اضافہ ہو گیا ہے لیکن صدیوں پرانی معاشری خرابیوں اور اقتصادی بدحالی کے باعث تمام مسلم ممالک ابھی نہایت پست حالت میں ہیں۔ اور کسی ملک کے مسلمان بھی یہ دعوٰی نہیں کر سکتے کہ ان کا معاشرہ اسلام کے پیش کردہ معاشری اصولوں پر مبنی ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ اسلامی اصول عملی طور پر مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلموں میں پائے جاتے ہیں۔ تاہم مسلم ممالک میں یہ احساس عام ہونے لگا ہے کہ جب تک وہ اپنی معاشری زندگی کو موجودہ خرابیوں سے پاک نہ کریں گے سیاسی آزادی اور خود مختاری ملنے کے بعد بھی وہ ہر اعتبار سے بہت پست رہیں گے۔ چنانچہ نو آزاد شدہ مسلم ممالک معاشری خرابیوں کو جلد سے جلد دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں عائلی اور ازدواجی زندگی میں اصلاحات کو نمایاں اہمیّت دی گئی ہے اور اصلاحی تجاویز کو قانونی شکل دے کر نافذ کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں پہلا قدم تونس نے اُٹھایا اور آزادی حاصل کرنے کے ساتھ ہی چند مہینوں کے اندر وہاں معاشری اصلاح کی تجاویز مرتب کر لی گئیں۔ تونس کے قومی رہنما اور صدرِ جمہوریہ جناب حبیب بورقیبہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ انھوں نے ایک مہینے کے اندر ازدواجی زندگی میں اصلاح کی تجاویز کے متعلق عوام کی رائے معلوم کر کے ان کو قانونی شکل دے دی اور یہ قانون یکم جنوری ۱۹۵۷ء کو نافذ کر دیا گیا۔ اس کے بموجب تعدادِ ازدواج کو ممنوع کر دیا گیا۔ شوہر کو یہ اختیار نہیں رہا کہ وہ جب چاہے بیوی کو طلاق دے دے۔ بلکہ طلاق کے بارے میں تمام اختیارات عدالتوں کے تفویض کر دئے گئے اور ان کا یہ فرض قرار دیا گیا کہ وہ فیصلہ کرتے وقت عورت اور بچّوں کے حقوق پوری طرح ملحوظ رکھیں۔ پندرہ سال سے کم عمر میں لڑکی کی شادی خلاف قانون قرار دی گئی۔ صرف والدین کی مرضی سے شادی کا طریقہ مسترد کر دیا گیا اور عورت کو اپنی پسند کے مرد سے شادی کرنے کا حق دیا گیا۔

تونس میں یہ قانون نافذ ہوتے ہی مراکش نے بھی اصلاحی تجاویز مرتب کیں جو زیادہ جامع تھیں اور ان تجاویز کی بنا پر حال ہی میں وہاں جو قوانین نافذ کئے گئے ہیں ان کے مطابق مرد کی اٹھارہ سال اور لڑکی

کی پندرہ سال سے کم عمر میں شادی نہیں ہو سکتی۔ عورتوں کو اپنی پسند کا شوہر منتخب کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اور وہ ان رشتوں کو مسترد کر سکتی ہیں جوان کی مرضی کے بغیر والدین صرف اپنی مرضی سے طے کریں۔ تعدد ازدواج کو شدّت سے محدود کر دیا گیا ہے۔ اگر کوئی عورت بانجھ ہو تو شوہر دوسری شادی کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے بھی پہلی بیوی کی رضامندی ضروری ہے۔ اور اگر بیوی رضامند نہ ہو تو وہ اس کو طلاق دینے کے لئے عدالتی کارروائی کر سکتا ہے۔ اس صورت میں عدالت کا یہ فرض ہے کہ عورت کے حقوق کا تحفّظ کرے۔ مرد کو یہ اختیار نہیں رہا کہ وہ جب چاہے بیوی کو طلاق دے دے یا چار مہینے کے بعد اس کو خرچ دینا بند کر دے۔ طلاق اور اس سے متعلق تمام امور عدالت کے سپرد کر دئے گئے ہیں اور عدالت کے نزدیک طلاق کے معاملہ میں مرد اور عورت کا درجہ مساوی ہے۔

ان حقوق کے علاوہ عورتوں کو گھریلو زندگی میں بھی مردوں کے برابر حقوق دئے گئے ہیں۔ ان کو تحریر و تقریر کا مساوی حق حاصل ہے۔ مردوں کی طرح عورتیں بھی تمام جماعتوں اور انجمنوں کی رکن بن سکتی ہیں، کارخانوں، دفتروں اور دوسرے اداروں میں کام کر سکتی ہیں، معاشرتی سرگرمیوں میں حصّہ لے سکتی ہیں اور تعلیمی اداروں سے مساوی طور پر استفادہ کر سکتی ہیں۔ ان اصلاحی قوانین کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ چند مہینوں کے اندر ملک کی حالت بدلنے لگی ہے اور معاشرتی خرابیاں رفتہ رفتہ دور ہو رہی ہیں۔

ملایا نے حال ہی میں آزادی حاصل کی ہے اور اس کی تمام توجہ اشتمالیوں کی تخریبی سرگرمیوں کے انسداد پر مرتکز ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ ملک بھی معاشرتی اصلاح کی اہمیت کو محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں کوالالمپور میں مسلم علماء کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں مسلم معاشرے کی اصلاح و ترقی کے لئے کئی تجویزیں پیش کی گئیں اور ازدواجی مسائل پر غور کرنے کے بعد کانفرنس نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا کہ مسلمان لڑکیوں کی شادی کی عمر کم از کم سترہ سال مقرر کی جائے اور پچاس سال سے زیادہ عمر کے مردوں سے کم سن لڑکیوں کی شادی قانوناً ممنوع کر دی جائے۔ کانفرنس کی یہ تجاویز اس اعتبار سے خاص اہمیّت رکھتی ہیں کہ یہ علماء نے پیش کی ہیں۔ اور بعض دوسرے ممالک کے برعکس ملایا کے علماء نے حکومت کو معاشرتی اصلاح و ترقی کے قوانین نافذ کرنے پر متوجہ کیا ہے۔

پاکستان ان ممالک سے بہت پہلے آزاد ہوا تھا اور معاشرتی اصلاح کا مسئلہ اس کے لئے بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ نیز اس کی ضرورت و اہمیّت کا احساس بھی موجود ہے۔ چنانچہ حکومت نے دو سال پہلے ایک کمیشن بھی مقرر کیا تھا جس نے بڑی محنت اور مستعدی سے کام کر کے اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ اس کمیشن کی تجاویز بھی اسی قسم کی تھیں جن کی اساس پر تونس اور مراکش نے اصلاحی قوانین نافذ کئے ہیں۔ اور ایک محدود طبقہ کے سوا

جس کی جمود پسندی اصلاح و ترقی کی ہر کوشش میں حائل ہوتی ہے تمام ملک نے کمیشن کی تجاویز کو پسند کیا۔ لیکن تقریباً دو سال گذر جانے کے بعد بھی یہ تجاویز سفارشات کی منزل سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ کمیشن کی سفارشات قانون بنیں گی بھی یا نہیں اور اگر بنیں گی تو کب۔ تونس اور مراکش کے باشندے بھی ہماری ہی طرح مسلمان ہیں بلکہ قدامت پسندی میں ہم سے بھی بڑھ کر ہیں۔ وہاں بھی ہر نقطۂ نظر کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور اسلامی و غیر اسلامی کی بحثیں وہاں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ خوش قسمتی سے ان کے رہنما فکری و عملی صلاحیتوں سے محروم نہیں۔ وہ جن اصلاحات کو ملک و ملت کی فلاح و ترقی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں ان کو نافذ کرنے میں پس و پیش نہیں کرتے۔ اور غیر اسلامی رسوم و رواج کو عین اسلام فرض کرکے معاشری فلاح و بہبود کی تدبیروں سے آنکھیں بند نہیں کر لیتے۔ مگر ہمارے حالات اس کے برعکس ہیں۔

پاکستانی مسلمانوں کی معاشری زندگی کو غیر اسلامی عناصر اور رسوم و رواج نے اس بری طرح متاثر کیا ہے کہ مختلف شعبوں کی اصلاح کے لئے توانین کے فوری اور جبری نفاذ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ایک محدود طبقہ کی تنگ نظری اور کج فہمی کا سہارا لے کر معاشری اصلاح سے گریز کیا گیا تو اس کے نتائج ساری قوم کے حق میں نہایت تباہ کن ہونگے اور معاشری خرابیاں ملک و ملت کو زوال و انحطاط کا شکار بنائے رکھیں گی۔ قومی ترقی اور معاشری فلاح و بہبود کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہر جہتی معاشری اصلاح کی تجاویز کو مزید تاخیر کے بغیر قانونی شکل دے کر جلد سے جلد نافذ کیا جائے اور مسلم معاشرہ کے دامن سے غیر اسلامی اثرات کے وہ داغ دھو ڈالے جائیں جن کو اسلام کی حقیقت سے بے خبر لوگ اسلام کی لازمی خصوصیات تصور کرنے لگے ہیں۔

تصنیفاتِ

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

حکمتِ رومی

جلال الدین رومی کے افکار و نظریات کی حکیمانہ تشریح جو ماہیتِ نفسِ انسانی، عشق و عقل، وحی و الہام، وحدتِ وجود احترامِ آدم، صورت و معنی، عالمِ اسباب اور جبر و قدر جیسے اہم ابواب پر مشتمل ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

فکرِ اقبال

یہ بلند پایہ تصنیف اقبالیات میں گراں قدر اضافہ ہے جس میں حضرت علامہ اقبالؒ کی شاعری اور فلسفہ کے پہلو کی بڑے دلنشیں انداز میں تشریح کی گئی ہے۔ قیمت دس روپے

افکارِ غالب

مرزا غالب کے بلند پایہ فلسفیانہ کلام کی حکیمانہ تشریح کی گئی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے اُردو ادب میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔

قیمت آٹھ روپے آٹھ آنے

اسلامک آئیڈیالوجی

اسلام کے مذہبی، اخلاقی، سیاسی، معاشری اور اقتصادی اصولوں کا دوسرے نظریات سے اور اسلامی نظریۂ حیات کا دوسرے نظام ہائے فکر سے مقابلہ کر کے ایک طرف تو مغربی دنیا کو دعوتِ فکر و نظر دی گئی ہے اور دوسری طرف خود مسلمانوں کو جمود و بے حسی اور تقلید پرستی کے طلسم توڑ کر اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ قیمت بارہ روپے۔

اسلام کا نظریۂ حیات

ڈاکٹر صاحب کی انگریزی تصنیف "اسلامک آئیڈیالوجی" کا ترجمہ ہے۔ کتاب خوشنما ٹائپ میں چھپی ہے قیمت آٹھ روپے۔

اسلام اینڈ کمیونزم

یہ اسلامی اور اشتراکی نظریات کا تقابلی مطالعہ ہے جس میں اسلامی تصوّرات کی امتیازی خصوصیات واضح کی گئی ہیں۔ قیمت دس روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور